ڈائریکٹر جنرل ک طرف سے پیغام

حیاتیاتی تنوع کے لیے پہاڑوں کی اہمیت

انتہائی نم زمین ماحولیاتی نظام کیلئے مقامی ذرائع معاشی کی مدد، زیرزمین پانی کی سطح کو منظم کرنے، پانی سے کاربن الگ کرنے اور ہمالین سطح کے ساتھ انواع کیلئے رہائش جیسی وسیع سہولیات فراہم کرتی ہے۔ (تصویر: ایلکس ٹریڈوے /ICIMOD)

کسی بھی سیارے کی صحت ماپنے کیلئے پہاڑ ایک پیمانہ کی مانند ہیں ۔ دنیاکے ان عظیم و شاندار مقامات پر رونما تبدیلیاں فیصلہ کرتی ہیں کہ دریا کس سمت بہیں گے، کہاں کونسی فصل ہوگی اور ذریعہ معاش کیا ہوگا۔ لیکن ایمیزون اور جنوبی برفانی خطوں کے برعکس اب تک ان خطوں کی عالمی سطح پر پزیرائی زیر بحث ہے۔ ہر سال آج ہی کے دن پہاڑوں کے عالمی دن کو اسی مقصد کے تحت منایا جاتا ہے تاکہ انتہائی اہم لیکن نظر انداز خطوں کی اہمیت اجاگر کی جاسکے۔ اگر ہمیں اپنے اجتماعی مستقبل کو محفوظ کرنا ہے تو اس سلسلے میں اعلی سطح پر مشکلات سے دوچار دنیا کے اس سب سے نازک حصے کی آب و ہوا اور دیگر تغیرات کے خلاف جنگ کے محاذ کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سال IMD کا اہم موضوع "پہاڑوں میں حیاتیاتی تنوع" یعنی پہاڑوں کی انفرادیت اور اہمیت ہے۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ حیاتیاتی تنوع میں کمی لانے والے بہت سے خدشات پر بھی توجہ دلاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پہاڑوں کے تحفظ کی متفقہ کاوشوں کیلئے فوری طور پر مجتمع ہونے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

پہاڑوں میں بے انتہا تنوع

پہاڑ حیاتیاتی تنوع کا بیش قیمت خزانہ ہیں، دنیا کے صرف 27 فیصد حصے پر پہاڑ ہیں لیکن اپنے حجم کے برعکس یہ حیاتیاتی تنوع میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں، خصوصاً مرطوب خطوں میں حیاتیاتی تنوع کے

نصف کے قریب مقامات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان خطوں میں پرندے ، ممالیہ/ہمالیہ (mammals) جانور اور صرف پہاڑی سلسلے پر محیط دنیا کی 85 فیصد سے زائد حیاتی اقسام پائی جاتی ہیں۔ انتہائی اہم 20 غذائی اجناس میں سے چھ اجناس پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس پہاڑی سلسلے میں مشکل حالات، اونچائی اور علیحدگی کے باوجود اس پہاڑی حیاتیاتی تنوع کو فروغ ملا ہے۔ تاہم پہاڑی حیاتیاتی تنوع منفرد علم اور تجربات کے ساتھ معاشروں کو تشکیل دیتا ہے۔ حقائق موجود ہیں کہ لسانی اور ثقافتی تنوع حیاتیاتی تنوع سے ہی فروغ پاتی ہے۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حیاتیاتی تنوع کیلئے پہاڑ اہمیت کے حامل ہیں۔ دنیا میں پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے پانی کے خزانوں، موسمیاتی انتظام اور انواع اقسام کی پرورش اور ثقافت کے عکاس ہیں۔ ہندوکش ہمالیہ(HKH) کے پہاڑی سلسلے تقریباً دو ارب لوگوں کو حیاتیاتی نظام فراہم کرتا ہے۔

ہندوکش ہمالیہ کے حیاتیاتی تنوع کو لاحق خدشات

ہندوکش ہمالیہ غیرمعمولی زندگی اور مختلف حدود سے مربوط ہونے کے باعث ایک مضبوط حیاتیاتی تنوع ہے۔ 85فیصد سے زائد دیہی علاقوں/ معاشروں کی بودباش کا انحصارہندوکش ہمالیہ پر ہے۔ یہ خطہ پودوں کی 35000 سے زائد انواع اقسام اور 200 سے زائد اقسام کے جانوروں کی آماجگاہ ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ بہت سی فصلوں اور جانوروں کے ساتھ ساتھ آج کل کی گھریلو مرغبانی بھی یہی سے پیدا ہوتی ہیں اور ہم اب تک نت نئی اقسام کی جستجو میں ہیں: 1998 اور 2008کے درمیان صرف مشرقی ہمالیہ میں ہر سال اوسطاً 35 نئی اقسام دریافت ہوئیں۔

ہندوکش ہمالیہ چار عالمی حیاتیاتی تنوع کے مراکز پر چھ یونیسکو کے قدرتی عالمی ثقافتی مقامات، 30 رامسر مقامات، اور پرندوں اور حیاتیاتی تنوع کے 330 اہم مقامات پر مشتمل ہیں۔ ہندوکش ہمالیہ مختلف قسم کی ثقافتوں اور ان ثقافتوں سے منسلک 1000 سے زائد موجود زبانوں کے ساتھ ایک منفرد نوعیت کے روایتی علمی نظاموں کی آماجگاہ ہے۔

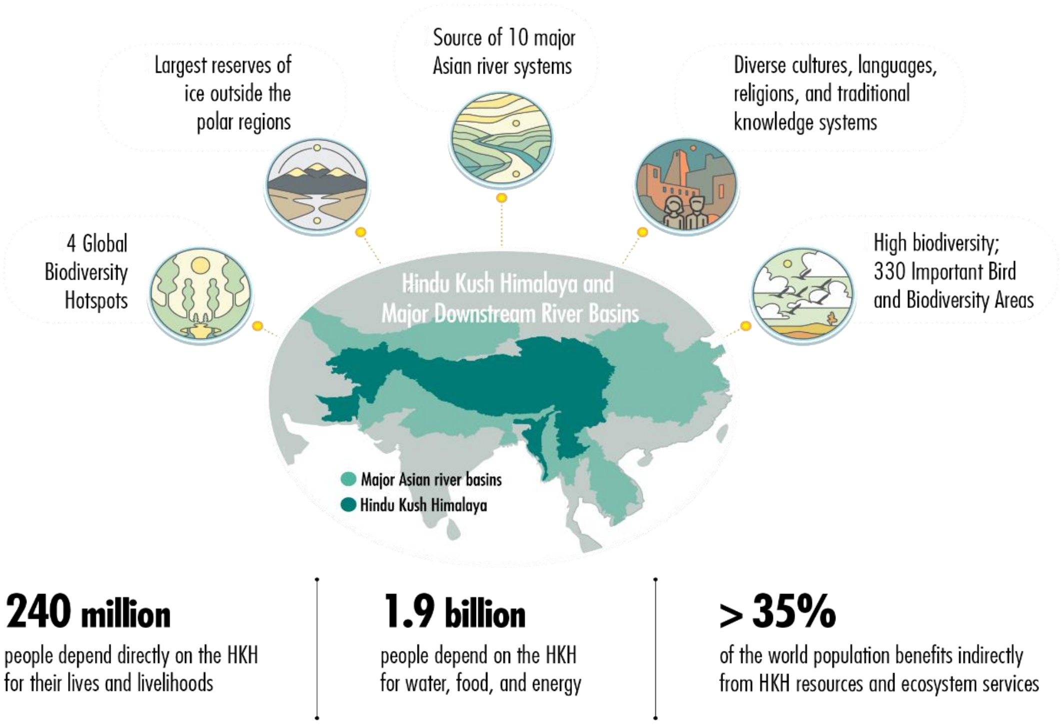

(تشریح: ICIMOD)

تاہم، موجودہ ماحولیاتی نظام میں شدید استحصال ہے اور موسمیاتی تغیرات معاملات کو بڑھا رہے ہیں۔ کمزور اور اہم ماحولیاتی نظام ۔ جنگلات، نم علاقے، حیاتیاتی مقامات اور پہاڑوں کو تباہ کیا جارہا ہے اور حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی نظاموں کے مابین حیاتیاتی روابط تبدیل یا شدید ہورہے ہیں۔ ہندوکش ہمالیہ بھی اس سے بچا ہوا نہیں ہے۔ ہم انڈین ہمالیہ میں صدی کے آخر تک ایک چوتھائی انواع کے خاتمے میں حیاتیاتی تنوع کی موجودہ شرحوں کے تحت نقصان اور زمین کی کمی کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ اپنے وسائل کا بے دریغ استحصال اور جنگلی حیات کے علاقوں میں تجاوزات کے نتائج انتہائی پیچیدہ ہیں جسے ایک پیچیدہ بیماری COVID-19 نے کافی حد تک واضح کردیا ہے جو ہماری کوتاہی اور فطرتی بدسلوکی کو عیاں کرتی ہے۔ اس کے باوجود دیگر فوائد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ صحت مند اور اعلی حیاتیاتی تنوع ہمیں ان موذی امراض سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور ہندوکش ہمالیہ بھی اسی طرح کے مسائل کا شکار ہے۔

فطرتی بنیاد کی سیاحت ایک بہترین ذریعہ معاش کی فراہمی اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کوفروغ ددینے کا باعث بن سکتا ہے (تصویر: جیتندرا راج بجراچریا / ICIMOD)

مشترکہ لائحہ عمل

ہندوکش ہمالیہ کے لوگوں کی طرف سے پہاڑی حیاتیاتی تنوع کو پہنچنے والے نقصانات کے ازالے کی کاوشوں کی کئی سی مثالیں موجود ہیں۔ ہندوستانی پہاڑی علاقوں کے کسانوں کے ذریعے بیجوں کے تبادلے، دوبارہ استعمال اور بچت سے فصلوں کی جینیاتی تنوع کا تحفظ کرنا ایسی ہی ایک مثال ہے۔ مشرقی نیپال میں عوام کے ذریعے سرخ پانڈا کی آماجگاہوں کا تحفظ، بھوٹان میں سیاہ گردن والی کونج کے سرمائی موسم کی رہائشوں کا تحفظ، مغربی ہمالیہ میں کونجوں کا تحفظ اور شمالی سکم، انڈیا کے روایتی دفتر چراگاہ اور جنگلاتی وسائل کے استعمال کا انتظام دیگر قابل ذکر مقامی نگرانی کی مثالیں ہیں۔ پاکستان میں پہاڑی زراعت،

کاشت کاری اور قدرتی آفات سے بچاؤ کیلئے پانی کے بہتر استعمال اور پائیدار انتظام اور استعمال کےجدید سائنسی طریقوں کا فروغ، جنگلی حیات اور اس کے مسکن کا تحفظ اور مقامی لوگوں کی مشاورت اور اشتراک سے بالائی پہاڑی چراگاہوں کے مربوط انتظام کیلئے "یالک ویلیو چین ڈویلپمنٹ" جیسے اقدامات اہمیت کے حامل ہیں۔ حال ہی میں ICIMOD افغانستان کی حکومت کے تعاون سے "افغانستان کے گلیشیئر اور ان کے گولف/GLOF جیسے خطرات" پر ایک اہم سائنسی دستاویز (رپورٹ) تیار کی ہے جو افغانستان میں آبی وسائل کے بہتر انتظام کی جانب ایک نہایت اہم پیشرفت ہے۔ اسی طرح بالائی پہاڑی چراگاہوں کے بہتر انتظام کیلئے GIS بنیاد پر "رینج لینڈ مانیٹرنگ سسٹم" بھی تشکیل دیا گیا ہے، جس سے افغانستان اور HKPL کے دوسرے علاقے مستفید ہوں گے۔قومی سطح کی کوششیں بھی اپنی جگہ حوصلہ افزا ہیں۔ ہندوکش ہمالیہ ممالک جنھیں محفوظ علاقوں کے ذریعے اور دیگر متاثرہ علاقوں کے تحفظ کی بنیاد پر مؤثر اقدامات 2020 کے ایچی ٹارگٹ 11 کے پابند ہیں۔ ہندوکش ہمالیہ کے 40 فیصد حصے کو محفوظ علاقے اور ممالک نامزد کیے گئے ہیں جس میں بھوٹان اور نیپال نے اپنے محفوظ علاقوں کے احاطے میں بالترتیب 51.44 فیصد اور 23.39فیصد رقبے کے ساتھ اپنے اہداف سے تجاوز کیا۔ اپنی خیروعافیت کے لیے اپنے پہاڑوں اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کیلئے ہندوکش ہمالیہ کی عوام اور ممالک کے مل جل کر کام کرنے کیلئے یہ انتہائی اچھا موقع ہے۔

حیاتیاتی تنوع کنونش اورموسمیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ فریم ورک کنونشن کے تحت ہم آٹھ ایک دوسرے سے ہندوکش ہمالیہ ممالک پائیدار ترقیاتی کیلئے بنائے گئے اہداف پر کام کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہندوکش ہمالیہ کال ٹو ایکشن کا لائحہ عمل 5 حیاتیاتی تنوع کے نقصان اور زمینی انحطاط کی روک تھام میں مسلسل خدمات کی فراہمی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ نہایت ہی اہم موجودہ ہندوکش وزارتی اجلاس اور اعلامیے نے کال ٹو ایکشن کو تسلیم کیا اور اس کو استحکام بخشا اور یہ عالمی سطح پر حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کیلئے سرحدی سطح پر ممالک کے مابین تعاون کی راہ ہموار کرسکتی ہے۔

ہمارے بسیرے اور جنگلی حیات کا تحفظ انتظار نہیں کرسکتا۔ آئیں ہندوکش ہمالیہ کی عظیم حیاتیاتی تنوع کو محفوظ بنانے کیلئے IMD 2020 سے اپنے عزم کا اعادہ کریں!

آپ سب کو پہاڑوں کا عالمی دن مبارک ہو۔

پیما گمٹشو

ڈائریکٹر جنرل

ICIMOD